روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 17 دسمبر 2004ء 4 ذیقعد 1425 ہجری 17 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 284

جب بندہ توبہ کرے

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جب بندہ توبہ کرتا ہے اور نادم ہوتا ہے اور اللہ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس باب الثیاب البیض حدیث نمبر:5379)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

توبہ استغفار کرنی چاہئے۔ بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا کہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔ انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے۔ ایک تو کسب خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے۔ اور دوسرے بُرے کاموں کو کرنے کی قوت۔ اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے۔

اور استغفار کے یہی معنے ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنے بھی لیے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔ یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔ مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفراللہ استغفراللہ کہتے رہیں۔ اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے۔ عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا۔ سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔

خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفراللہ استغفراللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔ ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔ لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 281)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7/دسمبر 2004ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم امۃ الحفیظ قریشی صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم آف گولبازار ربوہ بنت مولوی محمد عثمان صاحب لندن میں اپنے داماد مکرم ضیاء الحق قریشی صاحب کے پاس آئی ہوئی تھیں کہ مورخہ 3/دسمبر 2004ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم عبدالجلیل صادق صاحب (پروفیسر) اور مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب (افسر امانت تحریک جدید) کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرم میاں عبدالمجید صاحب

مکرم میاں عبدالمجید صاحب ابن مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب آف جموں کشمیر مورخہ 4/دسمبر 2004ء کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت مستری فیض احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرمہ رقیہ پیر صاحبہ

مکرمہ رقیہ پیر صاحبہ اہلیہ مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب فلاڈیلفیا۔ امریکہ مورخہ 12/اگست 2004ء کو مختصر علالت کے بعد امریکہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے جنرل سیکرٹری سانگھڑ اور سیکرٹری ناصرات فلاڈیلفیا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی صابر و شاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین

مردانِ حق

ہر امتحان سے ہر ابتلا سے گزرے ہیں
ہر ایک وادیِ کرب و بلا سے گزرے ہیں
جہاں پہنچ کے فرشتے بھی دم نہ مار سکیں
انہی منازل صبر آزما سے گزرے ہیں
ہر اک ستارۂ روشن پہ ڈال دی ہے کمند
فضائے دہر سے جوِّ سما سے گزرے ہیں
جہانِ تازہ کی بنیاد ڈالنے کے لئے
فرازِ طور سے غارِ حرا سے گزرے ہیں
ہمیشہ پیسے گئے ہاونِ مصیبت میں
جو اہلِ حق تھے مقامِ فنا سے گزرے ہیں
نظر میں رکھی ہیں ہر دم منازلِ تقویٰ
رہ صراط پہ فضل خدا سے گزرے ہیں
نہ دل میں خوف نہ چہرے پہ گرد حُزن و ملال
کس اطمینان سے دار فنا سے گزرے ہیں
وہ جن پہ چل کے ہی ملتی ہے منزلِ عرفان
انہی مسالکِ بیم و رجا سے گزرے ہیں
رہے ہیں پیش نظر عُسر و یُسر کے منظر
ہمیشہ جادۂ فقر و غنا سے گزرے ہیں
لبھا سکی نہ کبھی ان کو جنتِ دنیا
نظر چرا کے رہِ ماسوا سے گزرے ہیں
سلیم پیشِ نظر تھی رضائے ربِّ کریم
قدم جما کے رہِ اتقاء سے گزرے ہیں

سلیمؔ شاہجہانپوری

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

محترم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے 16 نومبر 2004ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم عطاء المومن زاہد صاحب استاد الجامعہ ابن مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ کے نکاح کا اعلان کیا۔ یہ نکاح مکرمہ نیرہ کوکب صاحبہ بنت مکرم افتخار احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کے ساتھ مبلغ پینتیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ مکرم عطاء المومن زاہد صاحب مکرم مولوی محمد عبداللہ زیروی صاحب کے پوتے اور مکرم علی شیر صاحب زیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ اور مکرمہ نیرہ کوکب صاحبہ مکرم مختار احمد گوندل صاحب چک 99 شمالی کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد سعید صاحب سابق صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے اکبر جمال مقیم لندن کو مورخہ 27 نومبر 2004ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نعمان اکبر نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ناظم الدین صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

ولادت

مکرم وسیم احمد شاکر مہار صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 10/اکتوبر 2004ء کو دو بچیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "صالح احمد وسیم" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود چوہدری عبدالحمید صاحب مہار دارالصدر شمالی الف کا پوتا اور چوہدری محمد شریف صاحب (ارائیں) مرحوم آف کا چیلو ڈگری سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح، خادم دین اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بنائے اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین ہو۔

ولادت

مکرم منصور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب فرخ کو مورخہ 13/اگست 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ المصور عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی نسل میں سے ہے اور حضرت مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرۃ العین بنائے صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اس کی خوشیاں والدین کو دکھائے۔

ولادت

مکرمہ خدیجہ کامران صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ مکرم لقمان بابر صاحب قائد خدام الاحمدیہ حلقہ گرین ٹاؤن لاہور کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27 نومبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام نعمانہ لقمان عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم منیر احمد بٹ صاحب مرحوم ٹاؤن شپ لاہور کی پوتی اور مکرم محمد حمید صاحب سابق صدر تربیلا، زعیم انصاراللہ ٹاؤن شپ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم نومولودہ کو صالح، باعمر، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد افضل محمود صاحب پنڈی دھوتھڑاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے ثاقب محمود صاحب نے امتحان میٹرک منعقدہ 2004ء میں 721/850 نمبر حاصل کرکے اپنے سکول رینجر پبلک سکول منڈی بہاؤالدین میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ثاقب محمود صاحب تحریک وقف میں شامل ہیں۔ دعا کریں کہ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

مکرم محمد انوار الحق صاحب شعبہ مال دارالذکر لاہور کی عزیزہ مکرمہ نویدہ سعید صاحبہ بنت مکرم محمد سعید الحق صاحب مسلم آباد لاہور کا 9 دسمبر 2004ء کو اپنڈکس کا آپریشن سروس ہسپتال لاہور میں ہوا ہے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دعوت الی اللہ کا طریق اور احمدی واعظین و مربیان کے لئے ہدایات

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں، حاضر جواب اور صبر سے کام کرنے والے ہوں

(قسط اول)

حافظ مظہر احمد طیب صاحب

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستہ سے بھٹک چکا ہے۔ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ (سورۃ النحل :125)

پھر فرمایا اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (سورۃ حم السجدۃ :34)

ایک مقام پر فرمایا کہ نصیحت کر اور کرتا چلا جا یقیناً نصیحت ضرور فائدہ دیتی ہے۔ (سورۃ الاعلیٰ :10)

اب وعظ و نصیحت میں پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ واقوال کا مطالعہ کرتے ہیں، جو نہ صرف یہ کہ اس میدان میں ہمارے لئے بہترین نمونہ و اسوۂ ہیں بلکہ اس میدان یعنی وعظ و نصیحت کے میدان کے بادشاہ و سپہ سالار کہلانے کے بھی مجاز ہیں۔ کیونکہ وعظ و نصیحت تو انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔ تو جو خاتم النبیّینؐ ہوگا اس کا انداز بیان اور طریق تبلیغ بھی سب سے مؤثر و عمدہ ہو گا، چنانچہ آپؐ نے فرمایا اعطیت جوامع الکلم کہ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں، یعنی ایسا کلام کہ جو حجم میں تو چھوٹا ہو۔ مگر فصاحت و بلاغت میں بڑی وسعت رکھتا ہو۔

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہمیں حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے، تو ان سے ایک آدمی نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میری بڑی خواہش ہے کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں۔ تو آپ نے فرمایا مجھے روزانہ وعظ کرنے سے یہ چیز روکتی ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ میں وعظ و نصیحت میں تمہارا خیال رکھتا ہوں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا خیال رکھتے تھے۔ کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من جعل لاھل العلم ایاماً معلومة حدیث نمبر :70)

بعض لوگوں کو وعظ و نصیحت کا شوق ہوتا ہے اور وہ صرف وعظ برائے وعظ کرتے ہیں۔ مگر اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سامعین کی اکتاہٹ کا بھی خیال رہتا تھا۔

پھر بعض واعظین محض اپنے وعظ کو مؤثر بنانے کے لئے اس میں ڈرانے دھمکانے کی باتیں زیادہ داخل کر دیتے لیکن اس بات کو بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا بلکہ اس ضمن میں فرمایا کہ لوگوں کو خوشی و بشارت کی باتیں بتایا کرو نفرت پیدا کرنے والی باتیں نہ کیا کرو۔

(بخاری کتاب العلم)

آنحضورؐ کی تربیت کا ایک انداز یہ تھا کہ کسی بارہ میں شکایت ملتی تو مجلس میں اس کا ذکر کرنے کی بجائے عمومی رنگ میں نصیحت فرماتے۔

(بخاری کتاب الادب باب مایکون فی الظن)

آنحضورؐ کوئی نامناسب بات دیکھتے تو حتی الوسع فوراً روکنے کی کوشش فرماتے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر برائی دیکھو تو ہاتھ سے روک سکو تو روک دو اور اس کی توفیق نہ ہو تو زبان سے وعظ کے ذریعہ سے روکو ورنہ کم از کم دل ہی میں برا سمجھو۔ یعنی دعا کرو اور خود اس سے بچو۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن باب فی تغیر المنکر بالید)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کے سلسلہ میں قرآنی اسلوب "فذکّر" یعنی نصیحت کرتے رہنے کو ہمیشہ یاد رکھتے اور بعض اہم مضامین یا نصائح کا تکرار بھی پسند فرماتے۔ بالخصوص تقویٰ کی نصیحت کی یاددہانی کرواتے، نکاح وغیرہ کے مواقع پر تقویٰ کے مضمون پر مشتمل آیات کی تلاوت فرماتے۔ عام وعظ میں بھی (سورۃ حشر آیت :19) کی تلاوت فرماتے، جس میں تقویٰ کے ساتھ محاسبہ نفس اور مسابقت بالخیرات کے مضمون کی طرف بھی اشارہ ہے۔

(مسند احمدبن حنبل جلد 4 ص 359 مطبوعہ بیروت)

خواہ کیسا ہی معاملہ کیوں نہ ہو حضرت رسول کریمؐ نے وعظ و نصیحت میں ہمیشہ حتی المقدور نرمی، محبت اور پیار سے ہی کام لیا اور کبھی سختی سے دین پر زبردستی عمل کروانے کی کوشش نہیں فرمائی۔ آپؐ کے انداز تربیت کی بے شمار مثالیں ہیں لیکن اس وقت صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک وقت میں رسول کریمؐ کے ہمراہ نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ نمازیوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے کہا یرحمک اللہ پس لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے میں نے نماز میں ہی کہا کیا وجہ ہے کہ مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہو۔ تو وہ لوگ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں۔ تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ جیسا معلم نہ تو آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد جو آپ سے زیادہ اچھی تعلیم دینے والا ہو۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا نہ سب وشتم کیا بلکہ صرف اس قدر فرمایا کہ نماز میں بات چیت کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ تو صرف تسبیح و تکبیر اور قرآن کریم کی قراءت کے لئے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلاۃ حدیث نمبر 537)

حضرت مسیح موعود اپنی تصنیف فتح اسلام میں اشاعت دین حق کی پانچ شاخوں میں ایک شاخ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زائد مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا ہوگا۔ اور ان کے مشکلات حل کر دیئے گئے۔ اور ان کی کمزوری کو دور کر دیا گیا، اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں، یا کی جاتی ہیں، یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلم بند ہو کر شائع کیا گیا، باقی جس قدر مقالات انبیاء ہیں، وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں، عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا۔ کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق روح کے قوت پا کر تقریریں کرتے تھے، مگر نہ اس زمانہ کے متکلمین کی طرح کہ جن کو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دکھلانا منظور ہوتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجتوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لاویں، اور پھر اپنے سے زیادہ جہنم کے لائق کریں۔ بلکہ انبیاءؑ نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے ابلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے، ان کے کلمات قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے، اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے، بلکہ ان کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفاتِ روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے، یا حجج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رفع فرماتے تھے۔ اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے، سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے۔ اور واردین اور صادرین کے استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور ان کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ باب تقریر کھلا رہتا ہے۔ کیونکہ برائی کو نشانہ کے طور پر دیکھ کر اس کے روکنے کے لئے نصائح ضروریہ کی تیراندازی کرنا اور بگڑے ہوئے اخلاق کو ایسے عضو کی طرح پا کر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا۔ جیسے یہ علاج بیمار کے روبرو ہونے کی حالت میں متصور ہے اور کسی حالت میں کما حقہ ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چندیں ہزار نبی اور رسول بھیجے اور ان کی شرف صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشمدید نمونوں کو پا کر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الٰہی مشاہدہ کر کے ان کی اقتداء کے لئے کوشش کریں۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 ص 14)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں۔ جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں، تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں، مگر خود اس پر عمل نہیں، وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے، بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت

ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔ اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔ (ملفوظات جلد دوم ص 281)

پھر فرمایا

اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں۔ اور ان کے اخلاق اچھے ہوں۔ اور وہ قانع بھی ہوں۔ تو ان کو باہر (۔) کے لئے بھیجا جاوے۔

اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خداتعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو.......... میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی (۔) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 138)

خداتعالیٰ جانتا ہے کہ میں نہایت خیرخواہی سے کہہ رہا ہوں خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے سنے مگر میں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیرخواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے قدیم زمانہ میں رشی اور اوتار جنگلوں میں بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے وہ آجکل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خداتعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں۔ (ملفوظات جلد 4 ص 162)

حضرت حکیم قطب الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے بیت الاقصیٰ قادیان میں 13/اکتوبر 1930ء کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بار میں دعوت الی اللہ کے لئے قادیان سے باہر جانے لگا تو حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا۔

''وعظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے شروع کرنا چاہئے اور ختم بھی اسی پر کرنا چاہئے، اور وعظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ روحانیہ بڑی کثرت سے بیان کرنے چاہئیں۔''

(الحکم 7/اگست 1935ء)

26 دسمبر 1905ء مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ تیار ہونے چاہئیں، جن کو واقعی دین کی خبر ہو۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکیں۔

(ذکر حبیب ص 140)

یاد رکھو زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 281)

فرمایا

''اگرچہ فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ دلائل کو چھوڑ دیا جائے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہئے۔ اور قلم کو روکنا نہیں چاہئے۔ نبیوں کو خداتعالیٰ نے اولی الایدی والابصار کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں، پس چاہئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں، اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 562)

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود حالات کی تنگی کے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کی خواہش کے مطابق، اشاعت دین حق کی خاطر ملک ہند میں واعظین و مناظرین کے تقرر کا آغاز ہو گیا تھا۔ جن کے گزارہ الاؤنس کے لئے حضور نے جماعت کے ذی مقدرت احباب کو تحریک فرمائی۔ اس بات سے بھی واعظین کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ حضور نے 26 مئی 1892ء کو ایک ضروری اشتہار دیا کہ اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین حق کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں۔ اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔

اس ضمن میں حضور نے سلسلہ کے فاضل جلیل حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کو پہلا واعظ تجویز فرمایا اور تحریک فرمائی کہ ہر ایک ذی مقدرت صاحب ہماری جماعت میں سے دائمی طور پر جب تک خداتعالیٰ چاہے ان کے گزارہ کے لئے حسب استطاعت اپنے کوئی چندہ مقرر کریں اور پھر جو کچھ مقرر ہو بلا توقف ان کی خدمت میں بھیج دیا کریں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 323)

''میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے ہم نے پورا کر دیا ہے۔ مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے۔ کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خداتعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے، کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں، اور محض .... کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں۔ جو کچھ یہ (۔) کہہ دیتے ہیں اسے (۔) مان لیتے ہیں۔ ہماری طرف کی باتوں اور دعوؤں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں۔ اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جا کر بذریعہ تقریر کے لوگوں پر اتمام حجت کی جاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم ص 551)

حقیقی مصلح اور واعظین میں فرق

ایک مشہور لیڈر قوم کا ذکر تھا کہ وہ کہتا ہے کہ ان دنوں .... وعظ کی مجلس میں نہیں آتے، لیکن اگر رنڈیوں کا راگ ناچ ہو تو وہاں خوب جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا:۔

یہ بات درست ہے، لیکن اس کا اصل باعث واعظین کی حالتیں ہیں۔ آج کل کے وعظ کرنے والے ہی ایسے ہیں کہ وہ خود پرلے درجہ کے دنیا دار اور بےعمل اور بدکار ہیں۔ اور ان کے وعظ میں نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ کوئی لذت ہے اور نہ کوئی کشش ہے۔ برخلاف اس کے رنڈیوں کے راگ میں خراب کاروں کے واسطے ایک لذت ہے گو وہ ظاہری ہے اور بدی کی طرف ہے۔ مگر لوگ ایک ظاہری لذت کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اگر واعظین کے وعظ میں کشش اور لذت ہوتی تو وہ سب کو کھینچ کر اپنی طرف لے آتے۔ ہر ایک مصلح، ریفارمر، ولی، نبی میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

اول اس میں ایک بصیرت ہو جس سے وہ علمی مسائل کو ایسے رنگ میں پیش کرے جس سے سننے والوں کو ایک لذت حاصل ہو۔ کیونکہ نامعقول بات سے انسان کے دل میں ایک خلش رہتی ہے اور معقول بات خواہ مخواہ پسندیدہ ہوتی ہے اور اس میں ایک لذت ہوتی ہے جیسا کہ شربت میں طبعاً ایک لذت محسوس ہوتی ہے۔

دوم یہ کہ اس میں ایک عملی طاقت ہو۔ خود عالم باعمل ہو۔ صدق، وفا اور شجاعت اس میں پائی جاتی ہو۔ کیونکہ جو شخص خود عمل کرنے والا نہیں۔ اس کا اثر دوسروں پر ہرگز نہیں ہو سکتا۔

سوم یہ کہ اس میں کشش ہو۔ کوئی نبی نہیں جس میں قوت جاذبہ نہ ہو۔ ہر ایک مامور کو ایک قوت جاذبہ عطا کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور لوگ اس کی طرف کھینچے ہوئے چلے آتے ہیں۔

چہارم یہ کہ وہ خوارق اور کرامات دکھائے اور نشانات کے ذریعہ سے لوگوں کے ایمان کو پختہ کرے۔

ان وعظ کرنے والے لوگوں میں ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں پائی جاتی۔

(ملفوظات جلد 5 ص 34)

اخلاقی حالت اچھی ہو

میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل، راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔

جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس نے پہلے ازل سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو بجلی .... کے رنگ میں رنگین اور انہیں کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے اور خداتعالیٰ کی راہ میں ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے اور جو اس راہ میں مر جائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 311)

تقویٰ اور فتویٰ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں خداتعالیٰ لوگوں کے لئے نمونہ کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود سے سنا ہے۔ کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوؤں پر زکوۃ فرض ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے یہ مسئلہ ہے کہ تم چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوۃ دو۔ اس نے کہا۔ ''تمہارے لئے'' کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں، تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینے لازمی ہیں کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خداتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ۔ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے اگر بیوقوفی سے میں چالیس روپے جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 546)

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب

آپ ناظر امور عامہ، امور خارجہ، ناظر مال اور امام بیت الفضل لندن کے عہدوں پر سرفراز رہے

شیخ ناصر احمد خالد صاحب

ہمارا خاندان موضع ''صریح''، تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں آباد تھا۔ سرکاری کاغذات مال کے مطابق یہ خاندان سکھوں کی عملداری سے پیشتر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے کسی نواحی گاؤں سے آکر یہاں آباد ہوا تھا۔ حضرت خانصاحب کے والد کا نام حضرت حکیم میاں عمرالدین صاحب، دادا کا نام حکیم میاں غلام محی الدین صاحب اور پڑدادا کا نام حکیم میاں خدا بخش صاحب تھا۔ ہمارے خاندان کے مورث اعلیٰ کا نام حکیم میاں صریح الدین صاحب تھا۔ اور ان کے نام پر ہی گاؤں کی بنیاد پڑی۔ ان سب بزرگوں کا آبائی پیشہ حکمت تھا۔

میرے دادا جان حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی خان صاحب مورخہ 27 ر اکتوبر 1874ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے ماموں صاحب حضرت خانصاحب منشی برکت علی خان صاحب شملوی 1902ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے تھے۔ اس طرح آپ کی والدہ محترمہ اور نانی صاحبہ بھی اسی سال بیعت کی سعادت پا چکی تھیں۔

ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔ تاہم آپ نے خود لمبی تحقیق کے بعد 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کی۔ گو آپ بعد میں آئے لیکن ایک دفعہ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے آخر تک اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کئے رکھی۔ دوران ملازمت آپ ہمیشہ اہل ایمان کے مفاد کے لئے سینہ سپر رہے۔ 1928ء میں آپ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان آگئے۔ 1928ء سے 1932ء تک انگلستان میں بطور امام بیت الفضل لندن خدمات سرانجام دیں اور وہاں دعوت الی اللہ کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ وہاں سے واپس آکر آپ نے کچھ عرصہ ناظر امور عامہ و خارجہ کے طور پر کام کیا۔ بعد ازاں 1934ء سے 1946ء تک اور پھر پاکستان بننے کے بعد 1950ء سے 1955ء تک ناظر مال ربوہ کے عہدے پر فائز رہے۔ اور اس طویل عرصہ میں حضرت خلیفہ ثانی کی زیر ہدایت جماعت کے مالی نظام کو مستحکم کرنے میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نیز اوائل میں ایک سال افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بھی ادا کئے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ تھا کہ نہ صرف آپ خود خدمت دین کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی خادم دین عطا کی۔ آپ نے 1928ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو کر تقریباً 27 سال تک صدر انجمن احمدیہ میں اہم عہدوں پر فائز رہ کر شاندار خدمات سرانجام دیں۔''

(اخبار الفضل ربوہ 11 جون 1959ء)

آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے ایک شاندار مضمون اخبار الفضل میں تحریر فرمایا۔ جس میں لکھا ''آپ بڑی خوبیوں کے مالک اور اول درجہ کے مخلصین میں شامل تھے اور تنظیم کا غیر معمولی مادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب قادیان آنے سے قبل فیروزپور اور راولپنڈی کی جماعتوں میں بہت کامیاب امیر رہے۔ پینشن پانے کے معاً بعد آپ نے اپنے آپ کو خدمات سلسلہ کے لئے وقف کر دیا۔ پھر آخر تک یعنی جب بیماری سے بالکل مجبور ہو گئے سلسلہ کی مخلصانہ خدمت میں مصروف رہے۔ خانصاحب نے لندن میں (-) احمدیت کے کامیاب مربی کی حیثیت سے کام کیا۔ اور اس کے بعد واپسی پر مرکز سلسلہ میں ایک کامیاب ناظر رہے۔ وفات سے چند روز قبل جبکہ ان کی عمر 85 سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ آپ کی خواہش تھی کہ خدا مجھے صحت دے تو پھر سلسلہ کی خدمت کی سعادت پاؤں ...... خانصاحب مرحوم نمازوں کے بہت پابند اور دعاؤں اور وظائف میں خاص شغف رکھتے تھے۔ ایسے بزرگ جماعت کے لئے بہت بابرکت وجود ہوتے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 جون 1959ء)

حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد حضرت خانصاحب مرحوم کو ''داعیان خلافت ثانیہ'' میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا۔ اخبار الفضل میں شائع شدہ ایک اعلامیہ کے مطابق ان داعیان کی طرف سے احباب جماعت کو حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی تحریک کی گئی تھی۔

(بحوالہ اخبار الفضل قادیان 18 مارچ 1914ء)

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنی خلافت کے زمانے سے قبل ایک رویا کی بنا پر حضرت خلیفہ اول کی اجازت سے فروری 1911ء میں ایک انجمن بنائی۔ جس کا نام ''انصاراللہ'' رکھا گیا۔ حضرت خانصاحب کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ فہرست ممبران میں آپ کا نام چوتھے نمبر پر درج ہے۔

(اخبار بدر قادیان 23 فروری 1911ء)

قبول احمدیت

انجمن احمدیہ فیروزپور نے 31 جولائی اور یکم اگست 1909ء کو دو روز کے لئے سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کیا۔ جس کی صدارت کے فرائض خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس جلسہ میں آپ نے اعلان کیا کہ:۔

''میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی موعود جان کر جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔'' اس کے بعد آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر ایک تقریر کی جس کے دوران فرمایا:۔

''میں نے ایک دفعہ شیخ نجم الدین صاحب افسر مال فیروزپور سے دریافت کیا کہ مرزا صاحب کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو شیخ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے خاندانی پرانے تعلقات مرزا صاحب سے ہیں۔ اور ہمیں ان کے حالات سے بخوبی آگاہی ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کا دعویٰ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ راستباز ہیں اور کبھی جھوٹ بولنے والے یا افتراء کرنے والے نہیں۔ اس شہادت نے میرے دل پر بہت اثر کیا۔ کیونکہ یہ شہادت ایک غیر احمدی کی طرف سے ہے۔''

(بدر 12 ر اگست 1909ء)

شیخ نجم الدین صاحب اس جلسہ میں اس تقریر کو سن رہے تھے۔ انہوں نے جلسہ کے بعد اقرار کیا کہ جو کچھ خانصاحب نے ان کے متعلق کہا ہے یہ بالکل درست ہے۔ بے شک میری رائے اور علم ہے۔''

(بدر 12 ر اگست 1909ء)

بیعت کے بعد خانصاحب کے قبل از احمدیت کے زمانہ کے دوست مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فیروزپور آکر خانصاحب کے مکان کے ساتھ ملحقہ مکان کے وسیع صحن میں ایک لیکچر دیا۔ اور حیات مسیح کے حق میں دلائل دیئے۔ اس کے جواب میں جناب خانصاحب نے ایک کتاب لکھی جس میں بالوضاحت مولوی صاحب کے بیانات کا رد کیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے نام کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا یہ نام رکھو۔ ''فرزند علی بجواب ابراہیم۔''

(بدر یکم فروری 1912ء)

حضرت خانصاحب نے 3 جون 1922ء کو مولوی ثناءاللہ امرتسری صاحب سے فیروزپور میں ایک کامیاب مناظرہ کیا جس کی پوری تفصیل اخبار الفضل قادیان 10 جولائی 1922ء میں شائع ہوئی ہے۔

دوران ملازمت آپ نے رخصت لے کر شدھی تحریک میں دعوت الی اللہ کا کام کیا اور آگرہ کے علاقہ میں بحیثیت ''نائب امیر المجاہدین'' خدمات سرانجام دیں۔

(الفضل قادیان 5 فروری 1924ء)

1913ء میں آپ کو اپنے والد حضرت حکیم میاں عمرالدین صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کے ہمراہ زیارت مدینہ منورہ و حج کعبہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

(الفضل قادیان 7 دسمبر 1913ء)

جب حضرت خلیفہ ثانی نے 1919ء میں جماعت احمدیہ میں امارت کا نظام قائم کیا تو سب سے پہلے آپ کو ''امیر جماعت احمدیہ فیروزپور'' کے عہدہ پر مقرر فرمایا۔

انگریزی میں قابلیت

اب میں کچھ باتیں حضرت خانصاحب کی انگریزی قابلیت کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ دوران ملازمت آپ کو اپنی انگریزی قابلیت بڑھانے کا بہت شوق تھا اور اس کے لئے ہمیشہ انگریزی کتب زیر مطالعہ رکھتے۔ پانچ سال کی سروس کے بعد ان کو دفتر کے لائبریری سیکشن کا انچارج بنا دیا گیا۔ مزید دو سال بعد سات سال کی سروس کے اختتام پر دفتر کے اسٹیبلشمنٹ (Establishment) کے انچارج مقرر کرائے گئے۔ یہ سیکشن دفتر کا اہم ترین اور مرکزی سیکشن تھا۔ اور اسی میں خانصاحب کی بقیہ سروس کی ساری ترقیات کی بنیاد پڑی۔ دوران سروس آپ نے بے شمار احباب کو میرٹ پر اپنے محکمہ میں بھرتی کیا جس پر مخالف ہندو سکھ آپ کی شکایت افسران بالا سے کرتے۔ انکوائری میں آپ جواب دیتے کہ میں نے تمام تقرریاں آپ ہی کے وضع کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کی ہیں اور اس معاملہ میں آپ بہت دلیر تھے اور دشمن آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکتے۔ چنانچہ چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، ونگ کمانڈر (ر) داؤد احمد صاحب کے والد محمد اسحاق عابد صاحب، خواجہ مسعود صاحب، چودھری عبدالرحمان صاحب آف راولپنڈی، محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ اور برادرم احسان الحق خاں صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے والد محترم فیض الحق خان صاحب بھی شامل ہیں۔ یہ تمام احباب پاکستان کے بعد سی۔جی۔او (سویلین گزیٹڈ آفیسر) کے عہدہ پر پہنچ کر ریٹائر ہوئے اور ہمیشہ حضرت خانصاحب کے لئے دعا گو رہے۔ خانصاحب کی خواہش تھی کہ اپنے باس انگریز کرنل تک کسی طرح رسائی ہو جائے تاکہ وہ خود ان کے کام اور قابلیت سے واقف ہو جائے۔ ایسا موقعہ ان کو تب ملا جب انگریز چیف کلرک رخصت پر انگلستان چلا گیا اور اس کی جگہ عارضی طور پر ایک انگریز لیفٹیننٹ کا تقرر ہوا۔ جو گو قابل تھا مگر کرنل کے پاس بعض مواقع پر فائل متعلقہ کی بابت تسلی بخش معلومات مہیا کرنے کے قابل نہ پاکر وہ خانصاحب کو کرنل کے پاس جواب دہی کے لئے بھیجنے لگا تب ایک موقعہ ایسا آیا کہ کرنل کسی ضروری اور اہم خط کا مسودہ تیار کر رہا تھا۔ اس میں اس نے کوئی ایسا انگریزی لفظ استعمال کیا جس کا متبادل بہتر لفظ خانصاحب نے تجویز کر دیا۔ کرنل فوراً چونک پڑا اور اس نے تسلیم کیا کہ واقعی مجوزہ لفظ ہی اس فقرہ کے لئے موزوں ترین تھا۔ اور مسودہ خانصاحب

کے حوالے مکمل کرنے کے لئے کردیا۔ اس واقعہ سے خانصاحب کی انگریزی قابلیت کا کرنل پر ایسا اثر ہوا کہ پھر تو خانصاحب پورے دفتر پر چھا گئے۔

تبادلے پر راولپنڈی شہر میں آپ کے اعزاز میں جو شاندار الوداعی پارٹی ہوئی اور اس میں ان کی خدمات کے ضمن میں تقاریر ہوئیں جن کے جواب میں آپ نے جو تقریر انگریزی زبان میں کی وہ تقریر اس قدر پر اثر اور عمدہ تھی کہ تمام حاضرین (جن میں انگریز بھی شامل تھے) آپ کی انگریزی قابلیت کا لوہا مان گئے۔ قیام انگلستان کے دوران آپ لندن روٹری کلب کے ممبر بن گئے۔ انگلستان کے با اثر طبقہ ممبران پارلیمنٹ لارڈز اور پریس سے ذاتی تعلقات پیدا کئے۔ چنانچہ تینوں گول میز کانفرنسوں کے دوران آپ بطور امام بیت الفضل لندن بہت فعال تھے۔ سر آغا خان وفد کے لیڈر ہوتے تھے اور ممبران میں بیرسٹر محمد علی جناح (قائداعظم) ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال اور حضرت سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل ہوتے۔ ایک دفعہ مشہور ادیب اور مؤرخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی نے مجھے بتایا تھا کہ مسلم وفد کے ترجمان سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہوا کرتے تھے جو پریس کو بریفنگ کے لئے بیان جاری کرتے تھے ان باتوں کے بعد اب میں حضرت خانصاحب کی حس مزاح کے متعلق کچھ تحریر کروں گا۔

میں اپنے طالب علمی کے زمانے میں خانصاحب کے نام آئے ہوئے خطوں کے جواب تحریر کرنے کے لئے جایا کرتا تھا بعض اوقات وہ مجھے رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز کے لئے مضمون بھی لکھوایا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی مجھے کوئی لطیفہ یا مزاح کی بات بھی سنایا کرتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ لندن میں دریائے ٹیمز کے کنارے فورڈ کار جارہی تھی اور ایک خچر بھی جارہا تھا۔ خچر نے فورڈ کار سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ فورڈ نے جواب دیا کہ میں کار ہوں۔ مگر تم کون ہو۔ خچر یہ سن کر کہنے لگا کہ اگر تم کار ہو تو پھر میں گھوڑا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں فورڈ کار کی شہرت کوئی زیادہ اچھی نہ تھی۔

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول و سابق مربی امریکہ نے ایک دفعہ ملاقات پر بتایا کہ جماعت کے ایک بزرگ وفات پا گئے۔ میاں صاحب نے ان کے بارے میں اخبار الفضل میں ایک تعزیتی مضمون تحریر کیا۔ یہ مضمون حضرت خانصاحب کو اس قدر پسند آیا کہ میاں صاحب سے مزاح کے رنگ میں فرمانے لگے کہ ''اگر آپ میرے بارے میں بھی اتنا اعلیٰ مضمون لکھنے کا وعدہ کریں تو میں کل ہی مرنے کو تیار ہوں''۔ مضمون کی تعریف کرنے کا یہ ایک پیارا انداز تھا۔

ایک دفعہ میں حضرت خانصاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کی طبیعت بخار کی وجہ سے علیل تھی ممکن ہے کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے کچھ دیگر عوارض بھی ہوں۔ اتنے میں حضرت خانصاحب کے ماموں حضرت خانصاحب منشی برکت علی خان صاحب شملوی (رفیق حضرت مسیح موعود) بھی تشریف لے آئے۔ آپ عمر میں خانصاحب سے دو ایک سال چھوٹے تھے۔ مگر ماموں ہونے کے ناطے رشتے میں بڑے تھے۔ آپ بہت زندہ دل اور خوش باش بزرگ تھے۔

دونوں بزرگوں کی آپس میں بہت بے تکلفی اور دوستی تھی کہنے لگے فرزند علی! تم کچھ فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود اپنے کندھوں پر اٹھا کر سڑک کے اس پار لے جاؤں گا۔ (یہ ساری گفتگو ہوئی تو پنجابی میں تھی مگر میں اردو میں تحریر کررہا ہوں) خانصاحب کی رہائش صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹروں میں سڑک کے اس طرف تھی۔ اور سڑک کے پار دوسری طرف بہشتی مقبرہ تھا۔ اس مذاق پر دونوں بزرگ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئے۔ اور خانصاحب بھی اپنی علالت کو بھول گئے۔ دونوں حضرات کو ہندوستان میں سرکار برطانیہ کی طرف سے خانصاحب کا خطاب ملا ہوا تھا۔

احباب جماعت احمدیہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاص و وفا کے وہی معیار قائم کرتے چلے جائیں جن کے نمونے ہمارے بزرگوں نے دکھائے۔ (آمین)

ماخوذ

زحل کی تسخیر اور جدید تحقیقات

زحل کی تصاویر 4 کروڑ 80 لاکھ کلو میٹر کے فاصلے سے زمین پر بھیجی گئیں

مریخ کی تسخیر کے بعد امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا نے اپنی نئی خلائی ٹیلی سکوپ سپٹزر (Spitzer) سے کھینچی گئی تصاویر پہلی بار لوگوں کے لئے ریلیز کیں۔ ان تصاویر کی خاص بات ٹیلی سکوپ میں لگے ہوئے انتہائی طاقتور انفرا ریڈ ڈیٹیکٹرز کی شاندار کارکردگی ہے جنہوں نے ستاروں کے اس جھرمٹ کی ایسی خصوصیت کی بھی نشاندہی کی ہے جو سائنس دانوں کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزریں۔ سپٹزر خلائی ٹیلی سکوپ ناسا کی چوتھی طاقتور ترین ٹیلی سکوپ ہے، اس سے پہلے ہبل، کمپٹن اور چندرا ٹیلی سکوپس خلائی تحقیق میں انتہائی مؤثر معلومات کا اضافہ کرتی رہی ہیں۔ اس ٹیلی سکوپ کا نام 20ویں صدی کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر لائمن سپٹزر کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر لائمن سپٹزر نے 1940ء میں پہلی بار خلاء میں ٹیلی سکوپ بھیجنے کا آئیڈیا پیش کیا تھا۔ ناسا کے اعلیٰ عہدیداروں کے مطابق یہ خلائی ٹیلی سکوپ نہایت شاندار حالت میں اپنے کام سرانجام دے رہی ہے جس کا ثبوت گزشتہ دنوں اس وقت سامنے آیا جب یورپی اور امریکی خلائی مشن کسینی نے سیارہ زحل کے پراسرار حلقوں کی مزید تصاویر زمینی مرکز بھیج دیں جس سے سائنسدانوں کو ان خوبصورت اور پراسرار حلقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔ سائنسدانوں نے کہا کہ ان حلقوں کے درمیان مادوں کا جکڑا جانا سیاروں کی تخلیق کے بارے میں ہماری معلومات میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ خلائی جہاز نے زحل کے ''اینکی نامی گیپ'' کے بارے تصاویر ارسال کی ہیں جو سیارہ زحل کے سب سے بیرونی حلقے کے اندر 325 کلومیٹر خالی جگہ یا خلا کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زحل کے حلقوں میں ہونے والی اندرونی تبدیلیاں اس کے پان نامی چاند کی کشش ثقل کے باعث ہے اور زحل کے تمام چاند مجموعی طور پر بھی اس کے حلقوں کے مقناطیسی میدان پر بھی اثر انداز ہوئے ہیں جس سے کثافتی موجیں پیدا ہوئی ہیں۔ زحل کے حلقے برف اور گرد و غبار سے بنے ہیں۔ کسینی ہائیجنز خلائی جہاز دو حصوں پر مشتمل ہے جن میں سے کسینی ناسا نے اور ہائیجنز یورپی یونین نے بنایا ہے۔ اس کرسمس پر ہائیجنز، کسینی سے الگ ہوگا اور 14 جنوری 2005ء کو زحل کے چاند ٹائٹن پر اترے گا، جس کے بارے میں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہاں کبھی مائع ایتھین اور میتھین کے سمندر رہتے تھے۔

بی بی سی اردو ڈاٹ کام کے مطابق سیارہ زحل کے سب سے بڑے چاند ٹائٹن پر سمندر کی تلاش کے لئے بھیجے جانے والے مشن سے پہلے ایک سائنسدان نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ خلا میں آبشار کی آواز کا تاثر کیسا ہوگا۔ ساؤتھمپٹن یونیورسٹی کے پروفیسر ٹم لیٹن نے ہیمپشائر میں ایک آبشار کو ریکارڈ کیا اور مائع میتھین استعمال کرتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ اگر یہ آبشار ٹائٹن پر ہوتی تو کیسی آواز پیدا کرتی۔

سائنسی تحقیق کے مطابق اس بات کا امکان ہے کہ ماضی میں ٹائٹن کی سرزمین پر مائع ایتھین اور میتھین کے سمندر موجود تھے۔ یورپی خلائی ایجنسی کا خلائی جہاز ہائیجنز نظام شمسی کے ساڑھے چھ برس کے سفر پر بھیجا جائے گا۔ پروفیسر ٹم لیٹن کسینی ہائیجنز نامی بین الاقوامی مشن سے بہت متاثر تھے، کیونکہ اس مشن کے ٹائٹن پر اترنے سے ان کا موقف درست ثابت ہو سکتا ہے۔ ہائیجنز اس برس کرسمس کے روز کسینی سے جدا ہوگا اور 14 جنوری 2005ء کو ٹائٹن کی سطح پر اترے گا۔ سائنسدان ٹائٹن کی فضا کا مطالعہ کریں گے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ زمین پر زندگی کی ابتدا سے قبل ٹائٹن جیسی فضا پائی جاتی تھی۔

نائٹن کی فضا کا بیشتر حصہ نائٹروجن پر مشتمل ہے جیسے ماضی میں زمین کی فضا میں تھا، البتہ ٹائٹن کی فضا کا درجہ حرارت کہیں کم ہے جو کہ منفی 180 ڈگری سینٹی گریڈ کے برابر ہے۔ پروفیسر لیٹن نے اپنی تحقیق کا آغاز ایک پینٹنگ سے متاثر ہو کر کیا تھا، جس میں ٹائٹن کی سرزمین پر آبشار گرتے دکھائی گئی تھی۔ یہ پینٹنگ ہائیجنز مشن کی تقریب کے موقع پر امریکی خلائی ایجنسی کی ہدایت پر تیار کی گئی تھی۔

بی بی سی کا کہنا ہے کہ خلائی گاڑی کسینی ہائیجنز کے کیمرہ نے زحل کی انتہائی خوبصورت تصویریں زمین پر قائم خلائی مرکز کو بھیجنا شروع کردی ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے اشتراک سے تیار ہونیوالی یہ خلائی گاڑی جولائی میں زحل پر پہنچے گی۔ لیکن ابھی اس نے چھ کروڑ نوے لاکھ کلومیٹر کے فاصلے سے سیارے کی خوبصورت تصویر بھیجی ہے۔

خلائی گاڑی زحل پر پہنچنے کے بعد چار سال تک سیارے کا مطالعہ کرے گی جبکہ اس کا ایک حصہ سیارے کے چاند ٹائٹن پر اترے گا۔ ماہر فلکیات ڈاکٹر کیرولن پارکو کا کہنا ہے کہ جوں جوں خلائی گاڑی سیارے کے قریب جائے گی، تصویریں بڑی اور خوبصورت ہوتی جائیں گی۔ دنیا کے 17 ممالک کے 260 سائنسدان اس خلائی گاڑی سے حاصل ہونے والی معلومات کے ذریعے دائروں والے سیارے زحل کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ماہر فلکیات ڈاکٹر آندرے براہیک کے مطابق خلائی گاڑی کسینی کا مشن خلائی تحقیق کی تاریخ کا سب سے دلیرانہ مشن ہے جو ایک بین الاقوامی کوشش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ مشن انسان کی طرف سے اپنے گرد و نواح کو سمجھنے کی کوشش کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

زحل پر بھیجے گئے انٹرنیشنل مشن، کسینی ہائیجنز، نے اس سیارے کے گرد موجود دائروں کی تصاویر پہلی بار زمین پر بھیجی ہیں۔ یہ مشن پہلی بار جمعرات کو سیارہ زحل کے مدار میں داخل ہوا۔ اس مشن پر تین اعشاریہ تین ارب ڈالر لاگت آئی ہے۔ یہ امریکہ اور یورپ کا مشترکہ مشن ہے جس نے زحل کے دائروں تک تین ارب کلومیٹر سے زیادہ کا سفر چھ برس سے زیادہ وقت میں طے کیا۔ زحل نظام شمسی کا واحد سیارہ ہے جس کے گرد حلقے یا دائرے موجود ہیں۔

امریکی ریاست کیلیفورنیا میں قائم جیٹ پروپلشن لیبارٹری میں موجود لوگ اس وقت خوشی سے جھوم اٹھے، جب اس بات کی تصدیق ہوئی کہ کسینی مدار میں پہنچ گیا ہے۔ اس خلائی مشن کو کچھ اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے کہ یہ از خود مدار میں پہنچ کر مطلوبہ افعال انجام دے گا۔ زمین اور زحل کے درمیان فاصلے کی وجہ سے خلائی مشن سے بھیجے گئے سگنلز کو زمین تک پہنچنے میں 80 منٹ لگتے ہیں۔

خلائی مشن کسینی ہائیجنز زحل کی شاندار تصاویر مسلسل زمین پر موجود سائنسدانوں کو بھیج رہا ہے۔ یہ خلائی جہاز چار سال تک اس سیارے کے گرد موجود گیسوں اور متعدد چاندوں کا مطالعہ کرے گا۔ کسینی ہائیجنز نے زحل کی تصویر 27 مارچ 2004ء کو 4 کروڑ 80 لاکھ کلومیٹر کے فاصلے سے بنانے کے بعد زمین پر

باقی صفحہ 8 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39831 میں ناصر محمود صدیقی ولد عبدالواسع محمود صدیقی قوم صدیقی پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R482/19 النور سوسائٹی فیڈرل ایریا کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکرہ آج بتاریخ 24-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ناصر محمود صدیقی گواہ شد نمبر 1 سمیعہ واسع بنت حفیظ احمد بٹ 482/19 النور سوسائٹی فیڈریل ایریا کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالوسع محمود صدیقی ولد حکیم عبدالواحد صدیقی R-482 بلاک 19 النور سوسائٹی کراچی

مسل نمبر 39832 میں ہومیو ڈاکٹر عبدالقدوس سندھو ولد بشیر احمد سندھو قوم جٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93-94 سیکٹر 32/C کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکرہ آج بتاریخ 13-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ڈاکٹر عبدالقدوس سندھو گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد حنیف ولد حاجی اللہ دتہ مرحوم C-284 سیکٹر 350 کورنگی کراچی گواہ شد نمبر 2 معین الدین ولد چوہدری رحمت علی وصیت نمبر 16701

مسل نمبر 39833 میں مسعود محمود بلوچ ولد مسرت حسین بلوچ قوم بلوچ پیشہ ڈاکٹر طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-168/20 النور سوسائٹی سمن آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 13-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسعود محمود بلوچ گواہ شد نمبر 1 مسرت حسین بلوچ ولد میجر حسین منظور بلوچ R-168/20 النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی گواہ شد نمبر 2 شرن بلوچ ولد محمد بشیر R-162/20 النور سوسائٹی فیڈرل ایریا کراچی

مسل نمبر 39834 میں طاہرہ بشیر زوجہ بشیر احمد شاد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-1/18 مسلم سوسائٹی گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-6-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور مالیتی -/45000 روپے۔2۔حق مہر -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طاہرہ بشیر گواہ شد نمبر 1 مبارک بلوچ ولد عبدالرشید شرما R-9 گلشن عمیر کراچی گواہ شد نمبر 2 راشدہ افتخار ولد مسعود احمد خاں (پروفیسر) P-305 ویسنٹ ہاریز گلستان

مسل نمبر 39835 میں خالد احمد ولد ڈاکٹر رشید احمد قوم .... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ شہر میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 11-7-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 11-7-04 سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خالد احمد گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد نگری مربی سلسلہ ولد عبدالواحد نصرت آباد فارم ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 حبیب اللہ وصیت نمبر 2272

مسل نمبر 39836 میں احسان احمد انجم ولد محمد عرفان صابر قوم بلوچ پیشہ پرائیویٹ سروس عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلدیہ ٹاؤن محلّہ جام نگر 1726/499 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکرہ آج بتاریخ 8-5-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت سروس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احسان احمد انجم گواہ شد نمبر 1 محمد عرفان صابر وصیت نمبر 22205 گواہ شد نمبر 2 مقصودہ پروین وصیت نمبر 33163

مسل نمبر 39837 میں عامرہ سلطانہ بنت محمد اکرم عمر قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 163 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 15-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی 4 گرام 1100 ملی گرام مالیتی -/3300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عامرہ سلطانہ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم عمر وصیت نمبر 21723 گواہ شد نمبر 2 جمال الدین شمس وصیت نمبر 20953

مسل نمبر 39838 میں فائز احمد ولد محمد اکرم عمر قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 163 کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فائز احمد گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم عمر وصیت نمبر 21723 گواہ شد نمبر 2 جمال الدین شمس وصیت نمبر 20953

مسل نمبر 39839 میں مبارک احمد ولد منصور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/1 دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبارک احمد گواہ شد نمبر 1 فضل محمد ولد منیر محمود 23/1 دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد وصیت نمبر 34422

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد شریف صاحب انسپکٹر الفضل توسیع اشاعت الفضل، چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تریاق مثانہ

کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ربوہ

فیکس: 213966 فون: 212434-04524

Woodsy Furniture® Chiniot

فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے

Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.
Mobile:0320-4892536
URL:www.woodsy.biz
E_mail:salam@woodsy.biz

رخواست دعا

مکرم سید بشیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے برادر نسبتی مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب کراچی ابن مکرم سید ظہور شاہ صاحب مرحوم مربی سلسلہ فجی شدید بیمار ہیں، خون کی قے آنے سے شفا ہسپتال میں داخل ہیں کمزوری بہت ہے دعا کی درخواست ہے، اسی طرح ان کی خالہ محترمہ لیڈی ڈاکٹر قانتہ شیخ صاحبہ سرگودھا دل کے عارضہ سے بیمار ہوگئی ہیں حالت فکر مندی والی ہے۔ ان کی شفایابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت ملک شیر بہادر خان صاحب خوشاب اہلیہ ملک محمد اشرف صاحب مرحوم لکھتی ہیں کہ ان کو اعصابی کمزوری اور عمر کی زیادتی کی وجہ سے عوارض لاحق ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ تکالیف اور بے چینی دور کر دے اور سکون عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ پاسپورٹ

ایک خاتون کا پاسپورٹ بازار میں کہیں گر گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گلاب کی تازہ ورائٹی

گلاب کی تازہ ورائٹی مختلف رنگوں میں دستیاب ہے۔ موسم سرما کے خوبصورت پھولوں کی پنیریاں دستیاب ہیں۔ پھل دار، پھول دار، سایہ دار پودے اور خوبصورت باڑیں اور بیلیں دستیاب ہیں۔ پودوں پر سپرے، گھاس کٹائی اور باڑوں کی کٹائی کیلئے رابطہ فرمائیں۔ تازہ پھولوں سے گجرے، ہار، بوکے وغیرہ تیار کروانے کے لئے تشریف لائیں۔ خوشی کے مواقع پر سٹیج کی خوبصورت سجاوٹ کروائیں۔ کار اور کمرے وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کا انتظام بھی موجود ہے۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

فون: 213306,215306 فیکس: 215206

بقیہ صفحہ 6

بھیجی جس میں زحل کی فضا میں مختلف رنگوں کے بینڈ مزید واضح نظر آ رہے تھے۔ اس تصویر میں زحل کے جنوبی حصے میں چھوٹے چھوٹے نشانات بھی دکھائی دے رہے تھے۔ کسینی نے مارچ کے وسط میں ان چھوٹے نشانات کے قریب گرد آلود طوفانوں کو مشاہدہ کیا تھا۔ کسینی ہائجنز امریکی خلائی ایجنسی ناسا، یورپی خلائی ایجنسی عیسا اور اطالوی خلائی ایجنسی کا مشترکہ خلائی منصوبہ ہے۔ کسینی اس مشن کا مرکزی خلائی جہاز ہے جبکہ اس کا دوسرا حصہ ہائجنز زحل کے چاند ٹائٹن پر موجود تیل آلود سمندروں پر اترے گا۔

(بشکریہ: سنڈے میگزین خبر، یں 11 رجولائی 2004ء)

خبریں

پٹرول، مٹی کا تیل اور ڈیزل مہنگا۔ ملک میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پٹرول کی قیمت میں 2 روپے 58 پیسے فی لیٹر اضافہ کیا گیا ہے۔ اب پٹرول کی قیمت 39 روپے 50 پیسے فی لیٹر ہوگئی ہے۔ ڈیزل کی قیمت ایک روپیہ 59 پیسے اضافے کے ساتھ 25 روپے 96 پیسے فی لیٹر اور مٹی کے تیل کی نئی قیمت ڈیڑھ روپے اضافے کے ساتھ 25 روپے 50 پیسے فی لیٹر ہوگی۔ ملک میں ساڑھے 6 ماہ بعد پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ایچ او بی سی کی قیمت میں 2 روپے 86 پیسے اضافہ کے ساتھ 43 روپے 73 پیسے فی لیٹر۔ لائٹ ڈیزل کی قیمت ایک روپے 36 پیسے اضافے کے ساتھ 22 روپے 41 پیسے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔ نئی قیمتوں کا اطلاق 16 دسمبر 2004ء سے کر دیا گیا ہے۔

بین الاقوامی دہشت گردی صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بین الاقوامی دہشت گردی میں زیادہ مسلمان ملوث ہیں۔ اسلامی ممالک اقدامات کریں۔ امت مسلمہ کے تنازعات کے حل اور عالمی برادری میں ممتاز مقام کیلئے او آئی سی کو مضبوط بنایا جانا چاہئے۔ مغرب، فلسطین اور کشمیر کے سیاسی حل کیلئے کام کرے۔ ہم بھارت کے ساتھ تمام تنازعات پر امن طریقے پر حل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان میں غلط فہمیاں دور ہو چکی ہیں اور تعلقات مستحکم ہو رہے ہیں حکومتی پالیسیوں کے نتیجہ میں پاکستان عالمی برادری کا اہم ملک بن گیا ہے۔ بیرونی قرضے کم ہوئے ہیں اور سرمایہ کاری بڑھ رہی ہے۔

آزاد تجارت کے معاہدے وزیر اعظم پاکستان شوکت عزیز نے اپنے ہم منصب چینی وزیر اعظم کے ساتھ بیجنگ میں باضابطہ مذاکرات کئے اور پاکستان اور چین میں آزاد تجارت سمیت متعدد معاہدوں پر دستخط کئے۔ گوادر بندرگاہ کو مزید گہرا کیا جائے گا۔ چین کی طرف سے چشمہ ایٹمی پلانٹ بجلی گھر کی توسیع کیلئے 15 کروڑ ڈالر سمیت 50 کروڑ قرضے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان میں چین کیلئے صنعتی زون بنائیں گے۔

کشمیر ہمارا ''اٹوٹ انگ'' ہے بھارتی سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ کشمیر ہمارا ''اٹوٹ انگ'' ہے۔ اور پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر پر کوئی بات چیت نہیں ہو رہی۔ صدر مشرف نے کشمیر کے حوالے سے جو تجاویز دی تھیں وہ پاکستانی رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے تھیں ابھی تک تحریری طور پر کوئی آپشن سامنے نہیں آیا۔ پاکستان جب تک عملی اقدامات نہیں کرتا ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ پاکستان در اندازی روکے۔ ہم نے 200 مطلوب افراد کی لسٹ پاکستان کو دے دی ہے۔

افغانستان میں جھڑپیں افغانستان میں امریکی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں 7 طالبان جاں بحق ہو گئے۔ قندھار میں دو بم دھماکے ہوئے جن سے 8۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

16 دسمبر۔ سقوط ڈھاکہ سانحہ مشرقی پاکستان کو رونما ہوئے 33 سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ 16 دسمبر 1971ء کو بھارت نے مسلح جارحیت کے ذریعہ ہمارے مشرقی بازو پر قبضہ کر لیا بلکہ ایک لاکھ کے قریب فوج کے افسروں اور جوانوں کو اپنے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ سقوط غرناطہ اور بغداد کے بعد اسلامی تاریخ کا یہ سب سے بڑا سانحہ تھا۔

برطانیہ کے 20 قونصل خانے بند برطانیہ نے دنیا کے مختلف شورش زدہ علاقوں پر توجہ دینے کیلئے اپنے کئی قونصل خانے بند کرنے اور متعدد کا درجہ کم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ 2006ء تک 20 قونصل خانے بند کر دیئے جائیں گے جس سے دس کروڑ پاؤنڈ سے زائد کی بچت ہوگی اور اس رقم کو سٹریٹجک ترجیحات پر خرچ کیا جائے گا۔

مسافر بس اغوا یونان میں ایک مسافر بس کو اغوا کر کے دس لاکھ یورو تاوان کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ نیز دو ہائی جیکروں نے روس جانے کیلئے طیارہ فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

ایف 16 طیارے:

بھارتی وزیر خارجہ نٹور سنگھ نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو ایف 16 طیارے دینے سے باز رہے۔ پاک بھارت مذاکرات بڑے نازک موڑ پر آ چکے ہیں۔ امریکی ہتھیار ملنے سے منفی اثرات ہوں گے۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ کے لئے پائی جانے والی خیر سگالی پر بھی منفی اثر پڑے گا۔

عراقی انتخابات:

اردن کے شاہ عبداللہ اور عراق کے عبوری صدر غازی الیاور نے الزام لگایا ہے کہ عراقی انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لئے ایران رقوم اور ووٹر بھیج رہا ہے۔ شاہ عبداللہ نے کہا کہ ایران نواز حکومت بن گئی تو شام سے لبنان تک شیعہ تحریکیں غالب آ جائیں گی۔

پولیس اہلکار یرغمال:

پولیس چوکی فیکٹری ایریا مانگا منڈی روڈ تھانہ رائیونڈ صدر میں قتل، ڈکیتی اور دیگر سنگین مقدمات میں ملوث 12 خطرناک ملزمان کو چھڑانے کے لئے 13 مسلح افراد نے پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا اور گن پوائنٹ پر ملزموں کو لے کر فرار ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔ دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:04
وقت عصر	3:37
غروب آفتاب	5:09
وقت عشاء	6:37

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 04524-215231

ضرورت بلڈنگ برائے سکول
الصادق اکیڈمی کو اپنے ہائی سکول کیلئے اقصیٰ چوک کے گردو پیش کے محلوں میں ایک بلڈنگ کی ضرورت ہے
انوسٹمنٹ کے خواہش مند حضرات رابطہ کریں
معقول کرایہ دیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے
رابطہ مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون: 214434

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان، شجرکار، دیگی مخمل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L 29